الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

۱۲۶

حصہ اول

صاحب حال شاہ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

۱۳۳۶ھ

مصنفہ شیخ عبدالقادر بسمل

بحسن اہتمام
منشی محمد عباس ...
احمدی
[illegible]

تعداد اشاعت بار اول ۱۰۰۰ ... ایم ایم عباس ... قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ز لاف حمد و نعت اولی است بر خاک ادب خفتن

سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

گذارش

مجھکو میرے چند احباب نے حضرت شاہ بابا عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی قلمبند کرنے پر مجبور فرمایا۔ اگرچہ مجھے اد[illegible] مشاغل سے بہت کم فرصت ملتی ہے۔ مگر ناچار بہ حکم المامور معذور مختصر حالات جہان تک صحت کے ساتھ معلوم ہوسکے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں اور انشاء اللہ باقی حالات تفصیل کے ساتھ بعد پوری تحقیقات کے ناظرین کرام کی خدمت مین پیش کرونگا

بمبئی اور اسکے اطراف واکناف کے رہنے والے مسلمان آپ کے
نام نامی سے بخوبی واقف ہین - آپ ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے آپ پر
ہمیشہ محویت کا عالم طاری رہا کرتا تھا آپکے دربار عالی سے خاص و عام
اپنا اپنا دامن مقصود کو ہر مراد سے بھرا ہوا لے جاتے تھے خلق خدا آپکے
روحانی فیوض و برکات سے ہر دم مستفیض رہا کرتی تھی - علاوہ مسلمانونکے
دیگر مذاہب و ملل کے لوگ بھی آپ کی خدمت فیض درجت مین حاضر
ہوا کرتے تھے - جو صاحب مراد صدق دل سے آپکی خدمت مبارک
مین حاضر ہوتا تھا ضرور اپنی مُنھ مانگے مراد پاتا تھا اور کبھی محروم واپس
نہ ہوتا تھا - افسوس صد افسوس کہ اُس نیر برج تصوف نے تاریخ یکم ماہ
جمادی الاول ۱۳۳۶ھ ہجری شب چہار شنبہ کو قریب ساڑھے تین
بجے کے دار فانی سے عالم جاودانی کے طرف رجعت فرمائی -

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت کا وطن

آپ شہر مدراس کے رہنے والے تھے اور سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین حج بیت اللہ کو جانے کے ارادے سے بمبئی تشریف لائے تھے۔

حلیہ شریف

آپ کا رنگ گندمی۔ قد میانہ سینہ چوڑا۔ اعضا موزون تھے آپکی طبیعت مین جلال پایا جاتا تھا۔ آپ کے دست مبارک مین ایک چھڑی رہا کرتی تھی۔ جس سے آپ اکثر اوقات لوگون کو مارا کرتے تھے آپ بہت کم بات چیت کرنے کے عادی تھے۔

لباس

جس زمانہ مین آپ بمبئی تشریف لائے ہین اس وقت آپ سفید پیراہن۔ سفید دستار۔ اور سفید لنگی زیب تن فرمایا کرتے تھے بعد پندرہ سولہ سال کے آپنے صرف ایک پیراہن پہننا اختیار فرمایا تھا

اور عزلت گزین ہونے کے بعد زمانہ وصال تک صرف ایک
لنگی باندھا کرتے تھے۔

ایک صوفیانہ نکتہ

جس زمانہ مین آپ دستار باندھا کرتے تھے تو ایک بات آپکی
عادت مین داخل ہوگئی تھی کہ آپ اکثر اوقات شملہ سے ناک چھپایا کرتے تھے اور سبب
دریافت کرنے پر ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نکٹے ہین کہ ہمکو شرم آتی ہے اسلئے ہم ناک چھپاتے
ہین۔ جب ہماری ناک ہو جائیگی تو پھر ہم نہین شرمائینگے۔ اس
نکتہ کو وہی لوگ خوب سمجھ سکینگے جنھین مذاق تصوف سے کچھ بھی دلچسپی ہوگی

عمر

آپ قریبًا ۴۵ سال کی عمر مین یہی تشریف لائے ہین اور ۷۵ سال
کے بعد آپ کا انتقال ہوا ہے اس حساب سے آپ کی عمر اندازًا
ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی ہوتی ہے

آپ بمبئی میں کتنے مقامات پر رہے

دھوبی تالاب کی مسجد میں آپ نے چار سال تک قیام
فرمایا ہے اور اسی مسجد کے مقابل کے میدان میں آپ نے دو سال
گزارے ہیں۔ جب اس میدان میں مکانات کی تعمیر شروع
ہوئی تو آپ بوری بندر اسٹیشن کے متصل کے میدان میں تشریف
لے آئے اور پانچ سال تک وہیں بیٹھے رہے اسی اثنا میں
آپکی شہرت زیادہ ہوئی اور لوگ جوق جوق نزدیک و دور سے
آپکی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور ہر وقت آپ کے ارد
گرد مجمع کثیر موجود رہنے لگا۔ تو آپ نے لوگوں سے اظہار نفرت
فرماکر تبدیل مقام کیا اور اپنے ایک عقیدتمند ہیراجی کلوجی نامی
کے مکان پر (جو قریب چھتری سرنگ محلہ کے واقع ہے) تشریف
لے آئے اور ایک عرصہ تک اسی مکان میں رہے۔ ایک روز

۵ جو ایک دانشمند شخص ہیں اور قصابوں کی جماعت کے ایک معزز وکیل بھی ہیں اور اسوقت محلہ کھڑک میں رہتے ہیں۔

آپ صرف ایک لنگی باندھے ہوئے مکان سے باہر تشریف
لے آئے اور بہ چھتری سرنگ محلہ کے اطراف کے محلون مین گھومنے
لگے۔ عقیدت مندون نے مکان مین چلنے کے لئے بہت
کچھ اصرار کیا۔ لیکن آپ نے کسی کی بھی نہین سُنی۔ بعد مین تو
یہ حالت ہوئی کہ آپ دو دو روز تک غذا کا نام تک نہ لیتے اور جب
نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا تو کسی چبوترہ پر یا راستے ہی مین آرام فرما لیتے
اور جو کوئی سامنے آتا اُسے چھڑی سے مارا کرتے عقیدت مند شب و
روز آپکی خدمت مبارک مین حاضر رہا کرتے تھے اور ہر طرح سے آپکی خبرگیری کیا کرتے تھے ایک
روز اوسی حالت مین آپ چوپاٹی پر تشریف لے گئے اور دو روز تک لب ساحل رہے
بعدہٗ آپ مدن پورے مین تشریف لے گئے اور وہان ایک شب
اور ایک دن گزارنے کے بعد لال باڑی ڈہپیل پر جاکر اپنے ایک
عقیدتمند کے مکان مین ڈہائی سال تک رہے اور کچھ عرصہ تک

دیگر مختلف مقامات پر رہنے کے بعد آپ دوبارہ چھتری سرنگ محلہ مین تشریف لے آئے
اور بدستور سابق انہین محلونمین گھومنے لگے ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۲ھ کو ایک گاڑی
کے بیل کی لات لگنے سے آپکی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور آپ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے
اسکے بعد آپنے چھتری تنگ محلہ مین ایک مکان کے زمینی طبقہ کے کمرے مین عزلت اختیار
فرمائی عزلت اختیار کرنیکے نو سال بعد حضرت پیر سید ابراہیم صاحب آفندی بغدادی نے آپ سے ملاقات کی

آپ کی کرامتین

یون تو آپکی بیشمار کرامتین زبان زد خاص و عام ہین مگر بہ نظر اختصار چند ایسی کرامتون کا
ذکر جاہین معتبر آدمیونکی زبانی معلوم ہوئی ہین اور اکثر لوگون نے انکے اقوال سے اتفاق بھی
کیاہے جنمین سے بعض کا ثبوت اسوقت تک موجود ہے مندرجہ ذیل ہین

کرامت پہلی

چھتری تنگ محلہ مین ایک عورت اپنی گود مین ایک تین سالہ لڑکے میان نور محمد نامی کو لیے ہوئے
کھڑی تھی کہ آپکی نظر اس پر پڑی آپنے اُسے نزدیک بلایا اور بچہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسطرح فرمایا

کہ بیچارے کی ماں بہت جلد مرجانیوالی ہے ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ لڑکے کی ماں کا انتقال ہوگیا میاں نور محمد کی عمر اسوقت ستر سال کی ہے اور وہ اسوقت چھتری نگ محلہ میں رہتے ہیں

کرامت دوسری

ایک روز ایک عورت نے آپکی خدمت مین حاضر ہوکر کہا کہ یا حضرت میرا ایک جوان لڑکا عبداللطیف نامی دو مہینے سے مفقود الخبر ہے مین نے ہر چند اسکی تلاش کی مگر کچھ پتہ نہین چلتا ہے دعا کیجیے کہ اللہ تعالے میرے لڑکے کو مجھسے ملادے یہ سنکر آپنے اس عورت سے کہا کہ وہ تو انتقال کرگیا عورت زار و قطار روتی ہوئی اپنی مکان کو چلی گئی تیسرے روز بعد معلوم ہوا کہ عبداللطیف جہاز مین ملازم ہوگیا تھا اور وہ جہاز لنڈن جارہا تھا کہ راستے مین مقام پورٹ سعید پر ہیضہ مین مبتلا ہوکر انتقال کرگیا۔

کرامت تیسری

ایک روز آپ بہشتی محلہ کی مسجد کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور آپکے ارد گرد معمول کے مطابق بہت سے لوگ جمع تھے آپنے ایک شخص کو یہ کہکر کہ ہر شخص دیوانہ نہیں ہوتا ایک چھڑی ماری

لوگون نے اس شخص سے حضرت کی خفگی کا سبب پوچھا تو اسنے کہا کہ حضرت کو دیکھکر میرے
دلمین خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ تو کوئی دیوانہ سا نظر آتا ہے لوگ اسکے پاس کیون آتے ہین مگر
حضرت نے مجھے میری بدگمانی کی سزا دی بعدہ وہ شخص صدق دلسے آپکا معتقد ہوگیا اور جب تک
زندہ تھا اکثر اوقات آپکی خدمت مین حاضر رہا کرتا تھا۔

کرامت چوتھی

زمرۂ قلندریہ کے ایک ستیلح فقیر احمد شاہ نامی نے آپکو دیکھکر اس طرح کہا کہ آخر لنگڑا
ہوہی گیا یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب آپکے پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی آپنے
مسکرا کر اسے جواب دیا کہ تو بھی لنگڑا ہوجائے گا۔ اسی روز مسجد بندر اسٹیشن کے
قریب ایک کٹوریہ گاڑی کا پہیہ احمد شاہ کے سیدھے پیر پر سے گزر گیا اور اسکا پیر بیکار ہوگیا۔

کرامت پانچوین

ایک شخص نے آپکی خدمت مین آکر عرض کی کہ یا حضرت عرصہ دس سال سے میری دو بیویان
موجود ہین کسی ایک سے بھی اولاد نہین ہوتی ہے میرے حق مین دعا فرمائیے خداوند کریم مجھے بھی اولاد

عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ دو روزہ رکھ اور خدا کے پاس دعا مانگ انشاءاللہ تعالیٰ تیری
مراد پوری کریگا۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا۔ ڈیڑھ سال گذرنے کے بعد خداوند کریم نے اُسے
ایک فرزند نرینہ عطا فرمایا جسکا نام اُسنے عبدالواحد رکھا جو بفضلہ تعالیٰ ابھی تک زندہ ہے

کرامت چھٹی

ایک سولہ سترہ سالہ لڑکا عبداللہ نامی جو زری دھونے کا کام کیا کرتا تھا (بمبئی میں بہت سے
زری دھونے والے ہیں جو تیزاب وغیرہ سے زری دھویا کرتے ہیں) آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کی کہ حضرت مجھے مرگی کا عارضہ ہے۔ اور دنوں میں کئی مرتبہ اس موذی مرض کا دورہ ہوتا ہے
آپ دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ مجھے اس موذی مرض سے نجات دے آپنے اُسے
تیزاب کی بوتل کی طرف اشارہ کرکے (کہ جو اس وقت اسکے بغل میں موجود تھی)
فرمایا کہ اسے پی جا۔ عبداللہ نے عرض کی کہ حضرت یہ تو تیزاب ہے اسے
کیسے پیوں آپنے ہاتھ بڑھا کر اسکے بغل سے بوتل لیکر اور اپنے چلو میں تھوڑا
تیزاب ڈال کر پی لیا۔ اور فرمایا کہ ایسے پی۔ یہ دیکھکر لڑکے نے بوتل منہ سے

لگا دی۔ دو گھونٹ بھی حلق سے اترنے نہین پائے تھے کہ لڑکا

بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ بعض ضعیف الاعتقاد تو یہ دیکھکر کہہ اوٹھے

کہ لڑکا مرگیا۔ آدھ گھنٹہ گزرنے کے بعد آپنے اسے ایک لات ماری اور

فرمایا کہ اٹھ کیا ڈھونگ کرتا ہے لڑکا اُٹھ بیٹھا بعد اسکے پھر کبھی اسے

مرگی کا دورہ نہین ہوا۔

کرامت ساتوین

قوم خوجہ سے ایک شخص متمول علی نامی جو آپ کے معتقدین سے تھا

ایک روز آپ کے لئے دودھ لے آیا اور دودھ پیش کرکے کہا کہ حضرت

اسے نوش فرمایئے۔ آپنے مسکراکر فرمایا کہ تم ہی اسے پی لو اور ہمیشہ

کے لئے آرام کرو۔ علی نے آپ کے حکم کے مطابق دودھ پی لیا اور

دو گھنٹہ بعد راہی خلد برین ہوا

کرامت آٹھوین

آپ ڈونگری محلہ مین کھڑے ہوے تھے کہ ایک بارہ تیرہ سالہ لڑکی زہرہ نامی کو اسکے والدین آپکی خدمت مین لے آئے اور عرض کی کہ حضرت خدا جانے اسے ایکسال کے عرصہ سے کیا ہوگیا ہے کہ ہر شب مین قریب گیارہ بارہ بجے دیوانون کی سی حرکتیں کرنے لگتی ہے اپنے کپڑے پھاڑنے لگتی ہے جو کوئی روکنے کی کوشش کرتا ہے اُسسے نوچنے اور کاٹنے لگتی ہے۔ آپنے اس لڑکی کو ایک چھڑی ماری اور فرمایا دور ہو جا ملعون پھر اس لڑکی کی کبھی ایسی حالت نہوئی

کرامت نوین ۹

ایک روز ایک شخص آپکے سامنے قریب ایک گھنٹہ کے دست بستہ کھڑا رہا اسی اثنا مین آپنے اسے دو تین مرتبہ چھڑی ماری اور فرمایا میرے سامنے سے چلا جا مگر وہ نہین گیا اور اسی طرح آپکے روبرو کھڑا رہا چوتھی مرتبہ آپنے اُسکے مُنہ پر چھڑی ماری اور فرمایا کہ محنت کر حرام کی دولت نہ ڈھونڈھ۔ لوگون نے اسسے دریافت کیا کہ حضرت نے تجھے کیا فرمایا اور تو حضرت کی خدمت مین کس غرض سے

حاضر ہوا ہے۔ تو وہ اپنا حال بیان کرنے مین پس و پیش کرنے لگا لیکن جب لوگون کا اصرار حد سے گزر گیا تو اُسنے مجبوراً اس طرح بیان کیا کہ مین حضرت کی خدمت مین سٹے کا آنک دریافت کرنے آیا تھا۔ اور اب مین توبہ کرتا ہون کہ جب تک زندہ رہونگا سٹا نہین کھیلونگا۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر

سماع سے نفرت

آپکے عزلت گزین ہونیکے بعد قوالون نے ہر جمعرات کو آپکی خدمت مین حاضر ہوکر گانے کا ایک قاعدہ مقرر کر لیا تھا آپنے کئی مرتبہ قوالون کو اپنے سامنے سے اُٹھا دیا۔ لیکن پھر بھی قوال ہر جمعرات کو ضرور آیا کرتے تھے اسلئے آپنے مجبور ہوکر حجرہ کا دروازہ

حضرت کا وصال

عزلت گزین ہونے کے بارہ تیرہ سال بعد تاریخ یکم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۶ شب چہار شنبہ کو
قریب ساڑھے تین بجے کے آپکا وصال ہوا آپکے وصال کی خبر مشتہر ہوتے ہی لوگونکی آمد اس تعداد
کثیر مین شروع ہوئی کہ صبح کے آٹھ بجے تک چھتری رنگ محلہ مین آٹھ دس ہزار آدمی جمع
ہوگئے اور ہر شخص آپکا آخری دیدار کرنیکے لیے بڑی بے صبری کے ساتھ اشتیاق ظاہر کرنے لگا
تجہیز و تکفین کے بعد بعد عشاء آپکا جنازہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ اٹھا اور بمبی کے
اکثر محلونمین پھرایا گیا جنازے کے ہمراہ مخلوق خدا قریباً ۵۰ ہزار کے شریک تھی بمبی
مین یہ سب سے پہلا واقعہ ہے کہ کسی جنازے کے ہمراہ اس تعداد کثیر مین لوگ شریک ہوئے ہون
نماز جنازہ پڑھانیکے بعد دوسری شب مین قریب پانچ بجے کے اسی حجرہ مین جہان آپ
عزلت گزین تھے دفن کئے گئے فقط

تمت

شیخ عبدالقادر تسمل انچوکی محلہ بمبی